67576-کیا وحشیت اور سخت روئی کی صفت سے معروف شخص کے جنازے میں نہ جائے ؟

سوال

کیا مسلمان شخص کے لیے سختی اور وحشیت کی صفات سے معروف شخص کے جنازے کی رسومات میں شرکت کرنے سے اجتناب کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

مسلمان شخص کے جنازے میں شرکت اور اس کی نماز جنازہ ادا کرنا حتی کہ دفن تک شرکت کرنا مسلمان کے حقوق میں سے ہے، جیسا کہ بخاری اور مسلم میں حدیث مروی ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں : سلام کا جواب دینا، مریض کی تیمارداری کرنا، اور جنازے میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، اور چھینک کی دعا پڑھنے والے کو دعا دینا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1240) صحیح مسلم حدیث نمبر (2162)

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے :

"مسلمان شخص کی اپنے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں..."

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہاں وجوب کفایہ مراد ہے" انتہی

دیکھیں : فتح الباری (136/3).

یعنی جنازے میں شرکت کرنا فرض کفایہ ہے، جب کچھ لوگ اس میں شرکت کر لیں تو باقی افراد سے ساقط ہو جائے گا، اور جب سب افراد ہی اسے ترک کر دیں تو وہ گنہگار ہونگے.

اور جنازے میں شرکت کرنے کا حکم بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث میں آیا ہے :

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کام کرنے کا حکم دیا اور سات اشیاء سے منع فرمایا : اور انہوں نے ذکر کیا : (مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شرکت کرنا، چھینکنے والے کو دعا دینا، سلام کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا، اور قسم پوری کرنا)

صحیح بخاری حدیث نمبر (2445) صحیح مسلم حدیث نمبر (2066)

اور نماز جنازہ کی ادائیگی اور میت دفن کرنے تک جنازہ میں شرکت کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جوجنازہ میں نماز کی ادائیگی تک شرکت کرتا ہے اسے ایک قیراط اور جو شخص دفن کرنے تک شرکت کرتا ہے اسے دو قیراط ملتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ دو قیراط کیا ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو عظیم پہاڑوں کی طرح"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1325) صحیح مسلم حدیث نمبر (945).

اس فضیلت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کی نماز جنازہ ادا نہیں کی، ان کے لیے بطور سزا اور عبرت اوران کے افعال سے انہیں ڈانٹنے اور منع کرنے کے لیے، لھذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو مال غنیمت میں خیانت کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا کی اور نہ ہی خودکشی کرنے والے کی.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے تیروں کے پھالے کے ساتھ خودکشی کرلی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی)

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (978).

المشاقص مشقص کی جمع ہے، اور تیر کی تیز اور چپٹی سائڈ کو کہا جاتا ہے.

ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی خیبر کے دن فوت ہوگیا تو اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو"

تو اس کی وجہ سے لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تمہارے ساتھی نے اللہ کے راستے میں خیانت کی ہے)

تو ہم نے اس کا سامان دیکھا تو اس میں یہودیوں کا ایک ہار جس کی قیمت دو درہم بھی نہ تھی ملا)

سنن ابوداود حدیث نمبر (2710) سنن نسائی حدیث نمبر (1959) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2848).

الغلول: غنیمت کا مال تقسیم سے قبل خفیہ طریقہ سے لے لینے کو غلول کہتے ہیں.

اہل علم نے اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے سنت یہ ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ وہ غنیمت مین خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے شخص کا نماز جنازہ خود نہ پڑھائے.

اور یہاں دو مسئلے ہیں :

پہلا مسئلہ :

کیا امام کے ساتھ دوسرے اہل علم و فضل کو بھی ملحق کیا جاسکتا ہے ؟

دوسرا مسئلہ :

کیا مال غنیمت میں خیانت اور خودکشی کرنے والے شخص کے ساتھ اس طرح کے دوسرے یا ان سے بھی سخت افراد کو بھی ملایا جاسکتا ہے، مثلاڈاکو اور لٹیرے، اور ظالم اور کبیرہ گناہ کے مرتکب اور ظاہر گناہ اور معصیت کرنے والے افراد ؟

جواب :

اس کا جوب یہ ہے کہ جی ہاں امام کے ساتھ دوسرے اہل علم و فضل کو ملحق کیا جاسکتا ہے، اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے شخص کے ساتھ اس طرح کے دوسرے یا ان سے بھی سخت افراد کو ملحق کیا جاسکتا ہے .

باجی رحمہ اللہ تعالی "المنتقی" میں کہتے ہیں :

اور ائمہ کرام اور اہل علم و فضل کا کبیرہ گناہ کے مرتکبین پر نماز جنازہ ادا نہ کرنے کی یہ سنت ہے، کہ اس طرح کے فعل کے مرتکبین کے لیے بطور سزا اور عبرت جنازہ نہ پڑھایا جائے، اور اپنے علاوہ کسی اور کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں ایمان کا حکم دیا جائے گا، اور وہ اپنے ان گناہوں اور معصیت کی بنا پر ایمان سے خارج نہیں ہوئے. انتہی

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جس نے اپنی زندگی میں سوائے رمضان کے نہ تو زکاۃ ادا کی اور نہ ہی نماز، اس کے مرنے کی صورت میں اہل علم کو چاہیے کہ اس جیسے لوگوں کے لیے بطور سزا اور عبرت اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خودکشی کرنے والے اور مال غنیمت میں خیانت کرنے والے اور اس مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی جس نے قرض ادا نہیں کیا گیا لیکن اس کی بعض لوگ نماز جنازہ ضرور پڑھیں. . . .

اور جو شخص فسق کا اظہار کرتے ہوئے مرا اور اس میں کچھ نہ کچھ ایمان ہے. جس طرح کہ مرتکبین کبیرہ ہیں، جو کوئی اس طرح کے لوگوں کے لیے بطور سزا ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھا تا اس نے بہتر اور اچھا کیا، اور جس نے اللہ تعالی کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی اور اس کے منع کرنے میں کوئی راجح مصلحت بھی نہیں تھی تو اس نے بھی اچھا اقدام کیا اور اگر وہ ظاہر میں رک جائے اور باطن میں اس کے لیے دعا کرے تا کہ وہ دونوں مصلحتوں میں جمع کر سکے، تو دونوں میں سے ایک کے فوت ہو جانے سے بہتر ہے. انتہی

دیکھیں : الاختیارات صفحہ نمبر (80).

اور المرداوی نے "الانصاف" میں امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ :

مرتکبین کبیرہ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی.

اور وہ کہتے ہیں : اور المجد (شیخ الاسلام ابن تیمیۃ کے دادا مجد الدین ابن تیمیۃ) نے اس مسلک کو اختیار کیا ہے کہ :

جو کوئی بھی بغیر توبہ کے ظاہر معصیت و گناہ پر فوت ہو اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی.

الفروع میں کہتے ہیں : اور یہ صحیح ہے. انتہی

دیکھیں : الانصاف (535/2).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر کوئی قائل یہ کہے کہ :

کیا یہ ضروری نہیں کہ یہ حکم ہر بستی اور علاقے کے امیر یا قاضی یا مفتی تک پہنچایا جائے ، یعنی جس کے نماز جنازہ نہ پڑھانے سے عبرت اور سزا ہو ، تو کیا یہ حکم ان کی طرف منتقل ہو سکتا ہے ؟

جواب :

جی ہاں ، ان کی طرف حکم منتقل ہو سکتا ہے ، لہذا ہر وہ شخص جس کے نماز جنازہ نہ پڑھنے میں سزا اور عبرت ہو اس کے لیے مسنون ہے کہ وہ خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھائے.

پھر شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

مسئلہ : کیا غنیمت میں خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے کے ساتھ اس طرح کے دوسرے افراد یا ان سے بھی زیادہ مسلمانوں کو اذیت دینے والے افراد بھی ملحق ہو سکتے ہیں ، مثلا ڈاکو اور لٹیرے ؟

جواب :

مشہور مذہب تو یہی ہے کہ ملحق نہیں کیا جا سکتا.

دوسرا قول :

جو بھی ان کی طرح یا ان سے بھی زیادہ سخت ہوں تو ان کی نماز جنازہ امام اور امیر نہ پڑھائے ؛ کیونکہ جب شریعت کسی جرم اور معصیت پر کوئی سزا لاتی ہے تو وہ اس طرح کے دوسرے افراد یا اس سے بھی سخت افراد کو ملحق ہوتی ہے.

لہذا جب اس خیانت کرنے والے نے قلیل سی چیز کی خیانت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی تو پھر آپ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے جو مسلمانوں کو راستوں میں لوٹے اور ڈاکے ڈالے ، اور انہیں قتل کر کے ان کے مال ہتھیا لے ، اور انہیں خوفزدہ کرے ؟

کیا یہ اس کا زیادہ حق نہیں رکھتا کہ اسے سزا دی جائے ؟

جواب :

کیوں نہیں، اوراسی صحیح یہی ہے کہ : ان دونوں گناہوں اور معصیت کوبرابر نہیں کیا، اورامام نے اس کی نمازجنازہ نہ پڑھانے کی مصلحت دیکھی تواس کی نمازجنازہ نہیں پڑھائی جائےگی"
انتہی

ماخوذاز : الشرح الممتع (442/5).

اوراس بناپر جوشخص بھی سختی اورقسوت قلبی اوروحشیت کے ساتھ معروف تھا، اس طرح کہ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب تھا، یا پھر علانیہ طورپر معاصی اورگناہ کا مرتکب ہوتا تھا، توضروری ہے کہ اہل علم وفضل اورعلماء جولوگوں میں کچھ اثرورسوخ رکھتے ہیں وہ اس کی نمازجنازہ نہ پڑھائیں، تاکہ اس طرح کے لوگوں کو عبرت حاصل ہواوراس طرح کی معصیت وگناہوں اوران کے مرتکبین سے نفرت پیدا کی جاسکے.

لیکن عام افرادجن کالوگوں میں کوئی اثرورسوخ نہیں اوران کے نمازجنازہ نہ پڑھنے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتااورکوئی مصلحت نہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے جنازے میں شرکت کریں اوراس کی نمازجنازہ پڑھیں تاکہ اجروثواب حاصل ہو، جوکہ مسلمان کا اپنے بھائی پرحق ہے.

واللہ اعلم.